عرب جمہوریہ مصر ۲ربیع اول ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۸اکتوبر ۲۰۲۱ء

اسلام میں شہادت کی فضیلت، شہید کا مقام و مرتبہ اور فلسفہ جنگ

اللہ کی راہ میں شہید ہونا ایک بہت بلند مقام و مرتبہ اور عظیم مقصد ہے جس کے لئے اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتاہے چن لیتاہے، ارشاد باری ہے:{وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ} "اور وہ تم میں سے بعض کوشہادت کا مقام عطا فرمائے"۔ اور دوسری جگہ ارشاد باری ہے:{وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا} "اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو یہی لوگ ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایاہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں قتل کیاجائے پھر زندہ کیاجائے پھر قتل کیاجائے پھر زندہ کیاجائے پھر قتل کیاجائے پھر زندہ کیاجائے اور پھر قتل کیاجائے"۔

اور وہ حقیقی شہید جو اپنی سرزمین، یا اپنی عزت یا اپنے مال یا اپنے وطن کا دفاع کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں ماراجائے اس کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، جنت میں اس کا مقام اس کو دکھا دیاجاتاہے، اور اسکے عزیز و اقارب کے ستر افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے، اور شہداء کی اپنے رب کے ساتھ تجارت نفع بخش ہے اس میں کوئی خسارہ نہیں ہے، ارشاد باری ہے:{إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} "بلاشبہ اللہ تعالی نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض

میں خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہے۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے، تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ طے کیا ہے خوشی مناؤ، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کی راہ میں شہید کیا جاتا ہے– اور اللہ تعالی اسے بہتر جانتا ہے جو اس کی راہ میں شہید کیا جاتا ہے– وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو ہوگی"۔

شہداء اگرچہ ہماری اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں لیکن وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اس کے فضل و کرم اور اس کی عطا پر خوش ہیں، ارشاد باری ہے: {وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ* فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ* يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِين "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا"۔ اور ارشاد باری ہے: {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ} "اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں تم انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم سمجھ نہیں سکتے"۔

شہادت کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں سے سب سے عظیم اور اہم صورت اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اہل خانہ اور اپنی سرزمین کا دفاع کرتے ہوئے وطن کی راہ میں مقام شہادت پر فائز ہونا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے اہل خانہ کا دفاع کرتے ہوئے یا اپنی جان کا دفاع کرتے ہوئے یا اپنے دین کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے"۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ آپ کا کیا خیال ہے کہ کوئی شخص آکر میرا مال چھیننا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا: تم اپنا مال اسے نہ دو، اس نے عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے آپ نے فرمایا تم بھی اس سے لڑائی کرو، اس نے عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ مجھے قتل کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم شہید ہو، اس نے عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔

برادران اسلام!

اسلام میں جنگ کو اس لئے جائز قرار دیا گیا ہے تاکہ ظلم وزیادتی کو روکا جاسکے، اسلام قتل وغارت اور خون ریزی نہیں کرتا چاہتا ہے بلکہ اسلام تو حد الامکان اس کی تمام تر راہیں بند کرتا ہے، اسلام میں جنگ کی اجازت چند شرائط اور محدود دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے دی گئی ہے، ارشاد باری ہے: {أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ} "جن (مظلوموں) سے جنگ کی جاتی ہے انہیں اس بناء پر (جہاد) کی اجازت دے دی گئی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بیشک اللہ تعالی ان کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے"۔ {وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ} "اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (ان پر) زیادتی نہ کرو بیشک اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ {وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتوَكَّلْ عَلَى اللهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ} "اور اگر وہ (کفار) صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کیجئے بیشک وہ سب

کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم دشمن کا سامنا کرنے کی تمنا نہ کرو، اور اللہ سے عافیت مانگو، اور جب تم دشمن کا سامنا کرو تو پھر ثابت قدم رہو"۔

بلکہ اسلام نے تو ظلم وزیادتی کو روکنے کے لئے جس جنگ کو جائز قرار دیا ہے اس جنگ میں بھی اسلام نے عمارتیں تباہ کرنے اور تخریب کاری کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے، صحابہ کرام لشکر کے قائدین کو یہ حکم دیا کرتے تھے کہ وہ نہ کسی درخت کو کاٹیں، نہ کسی کھیتی کو جلائیں، وہ نہ کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں کو تکلیف پہنچائیں، اور نہ ہی عبادت گاہوں میں راہبوں کو، اور نہ کسی عورت، بچے اور بوڑھے شخص کو قتل کریں جب تک کہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوئے ہوں۔

آج ہمیں کتنی اشد ضرورت ہے کہ ہم تخریب کاری اور قتل و غارت کی بجائے امن و سلامتی اور تعمیری فکر کے ساتھ ہوں، ہر وہ فکر جو امن و سلامتی اور کائنات کی آبادی اور تعمیر کی دعوت دیتی ہے وہ تمام ادیان کے ساتھ متفق ہے اور ہر وہ فکر جو تخریب کاری اور قتل و غارت کی دعوت دیتی ہے وہ تمام آسمانی ادیان کے منافی ہے، بلکہ تمام تر اخلاقی اور انسانی اقدار اور بین الاقوامی دستور اور معاہدوں کے منافی ہے، اس لئے یہ صورتحال ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم امن وسلامتی کے تمام تر معانی کو فروغ دینے اور تخریب کاری اور قتل وغارت کی دعوت دینے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر کام کریں تاکہ ساری انسانیت سعادت مندی کی زندگی گزارے اور ہر طرف امن وسلامتی کا دور دورہ ہو۔

اے اللہ ہمارے ملک اور دنیا کے تمام ممالک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما اور ہم سب کو امن وسلامتی کی نعمت سے ہمیشہ بہرہ ور فرما۔ آمین